بُرا نہ کہو
علامہ محمد سعید قادری کے قلم سے
النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
لاہور - پاکستان

نامہ لکھتے وقت کیا جانے قلم کیونکر چلا
اضطراب دل نظر آنے لگا تحریر میں

محمد سعید کانپوری

لاہور پاکستان

پیشکش

قوم کے ان بھولے بھالے فرزندوں کو جو شک وشبہ کی خطرناک وادیوں میں ٹھوکر کھا رہے ہیں۔

تم ہی نہ سنو گے تو اسے کون سنے گا
یہ دل کی صدا ہے مری آواز نہیں ہے

☆☆☆

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

بُرا نہ کہو

سائنس کے اس دور میں ہر طرف سے یہی آواز سنائی دے رہی ہے کہ بھائی کسی کو بُرا نہ کہو سب سے بُرے ہم خود ہیں ہم کیوں کسی کو بُرا کہیں۔

فریبِ نفس:۔

یہ ایک ایسا حسین فریب ہے جس کو ہم فریب نفس کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اگر اسی پر عقیدے کی بنیاد قائم کی جائے گی تو واللہ یہ یقین مانئے کہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ جو کوہ ہمالیہ سے زیادہ بلند ومضبوط ہے آن کی آن میں مکڑی کے جالے کی طرح تار تار ہو کر رہ جائے گی۔

میرے پیارے! ذرا سنجیدگی سے غور تو کرو کہ انبیائے کرام علیہم السلام نے اگر معبودانِ باطل کی دھجیاں نہ بکھیری ہوتیں تو کس طرح معبودِ حقیقی کی نشاندہی فرماتے۔

اگر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے ایک طرف خالقِ کائنات کی حمد و ثناء کا پھریرا اُڑایا ہے تو ساتھ ہی ساتھ فرعون کی خدائی کا ستیاناس بھی کیا ہے۔

میرے محترم:۔

ہر چیز اپنے حریف سے پہچانی جاتی ہے دن کے مقابلے میں رات

ہے سچائی کے مقابلے میں جھوٹ برسرِ پیکار ہے انسانیت کے مقابل حیوانیت
ہے ساری کائنات پر نظر ڈالتے چلے جائیے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہر چیز
اپنے مقابل ہی سے پہچانی جاتی ہے۔

گرہ کٹ:۔

آپ گرہ کٹ کو جب موقع پر پکڑ لیتے ہیں تو اُس کو صرف بُرا ہی نہیں
کہتے بلکہ اچھی طرح تھپڑوں اور جوتوں سے اس کی تواضع فرماتے ہیں اگر
خدانخواستہ اس جگہ کوئی صاحب یہی فرمانے لگیں کہ...... بھائی کسی کو بُرا نہ کہو۔
تو آنجناب کی بھی خاطر ہونے لگے۔ میں پوچھتا ہوں آپ بتائیے
کہ آخر کیوں آپ اس کی بُرائی کر رہے ہیں اور کیوں اُس کی پٹائی کر رہے ہیں؟
تو صرف ایک جواب ملے گا کہ جناب یہ چور ہے گرہ کٹ ہے جرم کرتے ہوئے
پکڑا گیا ہے۔ خدارا انصاف سے بتاؤ کہ جو دوسروں کی یا آپ کی جیب صاف
کرے اور پکڑا جائے تو آپ بُرا بھی کہتے ہیں اور سزا بھی دیتے ہیں اور مزید
عذاب یہ کہ پولیس کے حوالے کر کے اُس کا چالان بھی کرا دیتے ہیں آخر کیوں؟

تاڑنے والے:۔

کس قدر دلکش ہوتا ہے وہ منظر جب کسی راہ چلتے ہوئے منچلے نوجوان
کی حجامت سرِ راہ بنائی جاتی ہے اور ہر شخص اس پر لعن طعن کرتا ہے اگر کوئی آ کر
آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا بات ہے؟ تو آپ بڑے تیور میں فرماتے ہیں کہ
جناب! یہ کمبخت روزانہ راہ چلتی عورتوں اور لڑکیوں پر آوازے کستا ہے اور تانگے

پر جانے والی لڑکیوں کو تاڑتا رہتا ہے یقین مانئے کہ کہیں وہاں پر آپ کے منہ
سے یہ جملہ نکل جائے کہ
بھائی کسی کو بُرا نہ کہو ہم خود سب سے بُرے ہیں۔
تو واللہ آپ کی چاند میں ایک بال بھی نہ رہے اور آپ کو اپنی جان
بچانے کے لئے جوتے چھوڑ کر سرپٹ بھاگنا پڑے۔

کیوں جناب:۔

کیا صرف گرہ کٹی کرنے والے اور راہ چلتی عورتوں اور لڑکیوں کو
چھیڑنے والے ہی مجرم ہیں؟ جو آپ اُن کو بُرا بھی کہتے ہیں اور سزا بھی دیتے
ہیں اور جو لوگ خالقِ کائنات جل جلالہ اور مالکِ دو جہاں ﷺ کی شانِ اقدس
میں بکواس کریں اور کوئی آپ کو نشاندہی کرائے تو بڑے بھولے پن سے آپ یہ
کہہ کر گزر جاتے ہیں کہ بھائی کسی کو
بُرا نہ کہنا چاہئے۔

جبکہ:۔

گمراہ فرقوں کا ساتھ اُن کی قسمت بھی نہیں دے رہی ہے کسی نے
خوب کہا ہے۔

برگِ حنا پہ جا کے لکھوں دردِ دل کی بات
شاید کہ رفتہ رفتہ لگے دلربا کے ساتھ

چودھویں صدی کے فتنۂ عظیم وہابیت و تبلیغیت جس کی خبر آج سے

چودہ سو سال قبل شہنشاہِ کونین ﷺ نے دی تھی اور وہ فتنہ نجد کی سرزمین سے ظاہر بھی ہو چکا ہے ابن عبدالوہاب نجدی اس کا بانی ہے اسی مناسبت سے اس کے ماننے والوں اور اس کی پیروی کرنے والوں کو وہابی کہتے ہیں اب آگے وہ بات سنئے جو میں کہنا چاہتا ہوں دوست! اس کو میں عذابِ الٰہی کہوں یا اتفاق کہوں یا گمراہ کن جماعتوں کی شامتِ اعمال کا کرشمہ کہوں۔ الفاظ نہیں مل رہے ہیں کہ میں کس طرح اس کی ترجمانی کروں۔

بہر حال یہ ایک اتفاق ہے کہ ابجد کے حساب سے۔

وہابی کے عدد ۲۴ ہوتے ہیں
اور چوہے کے عدد بھی ۲۴ ہوتے ہیں
اور گدھ کے عدد بھی ۲۴ ہوتے ہیں

جس طرح:-

گدھ حرام خور ہے مُردار کھاتا ہے اسی طرح وہابی توہین رسالت کی غذا سے اپنا توند بھرتا ہے۔

اور جیسے:-

چوہے آپ کی کتابوں، کپڑوں اور کھانے پینے کی چیزوں کا ستیاناس مار دیتے ہیں بالکل اسی طرح وہابی آپ کے دین کو کتر کر ریزہ ریزہ کر ڈالتا ہے۔

خوب یاد رکھئے!-

کہ گدھ اور چوہے دوزخ میں نہیں جائیں گے بلکہ ان تمام جانوروں

کو مٹی کر دیا جائے گا مگر وہابی قیامت کے دن حساب کتاب مکمل ہونے کے بعد دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ڈال دیا جائے گا جس کو درکِ اسفل کے نام سے یاد کرتے ہیں اور قرآن میں یہی فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ''بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے حصے میں ہے۔''

آپ فرمائیں گے کہ ایسا کیوں تو سنئے کہ گدھ حرام خور ہے مردار کھاتا ہے یہ سولہ آنے صحیح ہے لیکن وہ کسی پیغمبر کی شانِ اقدس میں گستاخی نہیں کرتا۔

چوہے:-

چوہے آپ کی کتابیں کترتے ہیں کپڑے کاٹ ڈالتے ہیں کھانا خراب کر دیتے ہیں اور طرح طرح سے آپ کو نئی نئی مصیبتوں میں پھنساتے ہیں مگر پیغمبر اسلام ﷺ اور دیگر انبیائے سابقین علیہم السلام کی شانِ اقدس میں گستاخی نہیں کرتے۔

لاعلاج مرض:-

توہین رسول ایک ایسی ناپاک غذا ہے جس کو کھانے کے بعد مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اور ہدایت ملنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے وہابی سورما مرتے مرتے مر گئے مٹی میں مل گئے مگر دورانِ زندگی بار بار توجہ دلانے کے باوجود توبہ نہ کر سکے۔

شیطان:۔

بات یہ چل رہی ہے کہ

''کسی کو برا نہ کہنا چاہیئے''

تو کیا فرماتے ہیں آنجناب اس بارے میں کہ جب شیطان نے حکم خداوندی سے انکار کیا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو رب العالمین نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَالَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ○

ترجمہ: ''فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔''

شیطان نے جواب دیا:

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○

ترجمہ: ''بولا اور مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی۔'' (کنزالایمان پ۳ ع۲)

غور فرمایئے:۔

غور فرمایئے رب تعالٰی نے ابلیس کو ابلیس کہہ کر مخاطب فرمایا ہے بہرحال آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو جیسا ہوتا ہے اُس کو ویسا ہی کہنا کوئی جرم نہیں ہے۔

بشر:۔

یہ بات آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئی کہ مخلوق میں سب سے پہلے نبی

کو اگر کسی نے بشر کہا ہے تو وہ شیطان ہے اور قرآن عظیم آج ببانگ دہل یہ اعلان کر رہا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اکثر کافروں نے اپنے جیسا بشر کہا اور گمراہی کی چادر میں لپٹے رہے اور ہدایت نہ مل سکی۔

ایک سوال:۔

یہاں ایک سوال دماغ کی زنجیروں کو کھڑکھڑاتا ہے کہ پھر قرآن میں اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کیوں آیا؟ اور آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے کو مثل بشر کیوں فرمایا؟ یہی ایک بہت بڑا حربہ ہے جس کو وہابی، دیوبندی، تبلیغی فرقہ پیٹن ٹینک سے زیادہ مضبوط سمجھتا ہے اور پھر اسی قلعے میں بیٹھ کر خالق کائنات جل جلالہٗ اور اس کے محبوب سرور عالم ﷺ پر گولے برساتا ہے اور پھر یہی نہیں کہ اسی پر اکتفا کیا جائے بلکہ اپنے ازلی پیر مغاں شری ابلیس جنہوں نے ہمیشہ اپنے شاگردوں کی مدد کی ہے اسی لعین کی اعانت سے تمام روحانی اڈوں کے کمانڈروں اور فوجیوں پر شرک و بدعت کے ایٹم بم برسا کر ان کی آہنی تنظیم کو تار تار کیا جاتا ہے جگہ جگہ اپنے کیمپ قائم کر دیئے جاتے ہیں تاکہ وہاں نئے نئے رنگروٹ تیار ہوں اور کاندھے سے کاندھا ملا کر ٹھیک ٹھیک نشانے لگائیں۔

پروردگار عالم نے روز ازل ہی شیطان سے فرما دیا تھا کہ میرے مخلص بندوں پر تیرا قابو نہ چلے گا شیطان نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت مانگی جو قبول کر لی گئی۔

شیطان اپنے دل میں آدم علیہ السلام کی مخالفت کا بنڈل لئے ہوئے زمین پر آیا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ کہاں ہیں وہ حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ

''کسی کو بُرا نہ کہو ہم خود سب سے بُرے ہیں۔''

اب فرمائیں کہ ابلیس لعین کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

گستاخی معاف فرمائیں تو آپ کو یاد دلاؤں کہ جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو نیت کے بعد ثناء پڑھ کر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں

میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

کیوں مردود کہتے ہیں:۔

تعجب ہے کہ ہم کو آپ حضرات یہ درس دیتے ہیں کہ

''کسی کو بُرا نہ کہو''

اور آنجناب خود دن میں نہ جانے کتنی بار شیطان کو مردود کہتے ہیں۔ یاد رکھئے اگر آپ اسی عقیدے کی بنیاد پر اپنے ایمان کی عمارت کھڑی کریں گے تو عمارت مستحکم نہیں ہوگی بلکہ ریت کی دیوار کھڑی کرتا ہے جو طوفان کا مقابلہ تو درکنار نسیم سحری کی تاب بھی نہ لا سکے گی۔

عزیزوں سے جنگ:۔

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ آپس میں مل جل کر رہو، ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس کرو، موقع پڑے تو اپنے عزیزوں کے کام آجاؤ نماز کے متعلق حدیث

شریف میں ہے کہ تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی۔

۱۔ ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اُسے بُرا جانتے ہیں۔

۲۔ اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض رہے۔

۳۔ اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔ (بہار شریعت ج ۳)

اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے اب آپ غور فرمایئے اور سوچئے کہ آپ میں کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے عزیز بھائیوں سے دنیاوی وجوہات کی بناء پر برسوں سے سلام و دعا بند کئے ہوئے ہیں۔

آج کل:۔

اور پھر آج کل تو یہ مرض عام ہے بات بات پر اپنے ماں باپ کو گالی دینا اور ظلم بالائے ظلم یہ کہ ان کو مارنا اور دوسری دنیاوی باتوں کی وجہ سے اور رشتہ داروں سے لڑنا جھگڑنا ان کی بُرائی کرنا یہ تو بالکل عام ہے یہ سب تماشا ہو رہا ہے مگر آپ نے آج تک کوئی قدم اس کے خلاف نہیں اٹھایا اور کبھی آپ نے یہ زحمت نہ کی کہ یہ سب غیر اسلامی اور بداخلاقی کی باتیں ہیں ہاں بس آپ کا یہ جملہ کہ

''کسی کو بُرا نہ کہنا چاہیئے''

بس وہیں نازل ہوتا ہے جب کسی دشمن رسول کا بھانڈا پھوٹ رہا ہو

جب اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی کرنے والے ظالم کی دھجیاں بکھر رہی ہوں
جب پیغمبر اسلام ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کے چہرے
سے نقاب اٹھائی جارہی ہو ایسے ہی موقعوں پر آپ بھولے بھالے بن کر فرمانے
لگتے ہیں کہ

بھئی کسی مسلمان کو برا نہ کہنا چاہئے

میرے دوست! اگر آپ یہاں یہ کہہ سکتے ہیں تو ہر اس جگہ یہ کہئے
جہاں جہاں انسانیت سوز حرکات کی جارہی ہیں اور جس جگہ اسلامی معاشرے کو
تباہ کیا جارہا ہے ہر جگہ آپ کو اس کی اصلاح کی جانب قدم بڑھانا چاہئے۔

ماننا پڑے گا:۔

یہ ماننا پڑے گا کہ اچھائی اور برائی دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ دونوں کا
مشترک محاذ کبھی نہیں چل سکتا۔ نور اور ظلمت میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکا دن اور
رات میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور فرعون کا اتحاد نہیں
ہو سکا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا اتحاد دکھاؤ۔ سرکار دو عالم ﷺ اور
ابوجہل کا اتحاد نہیں ہو سکا کیوں؟

پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے بتوں کی
مذمت فرمائی کفار مکہ کے باطل عقیدوں پر بھرپور ضربیں لگائیں اگر ایک طرف
اپنے پروردگار عالم جل جلالہٗ کی عظمتوں کا جھنڈا لہرایا ہے تو ساتھ ہی ساتھ کفر کا

دامن تار تار بھی کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدا کی خدائی کا پرچم لہرایا اور فرعون کی
خدائی کو ملیامیٹ کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے معبودِ حقیقی کی عظمتوں کے
گن گائے اور نمرود جیسے مردود شخص کی خدائی کی دھجیاں بکھیر دیں۔

"کسی کو برا نہ کہو"

کس قدر فریب ہے کتنا جھوٹ ہے کیسا خوبصورت دھوکہ ہے کیسا
حسین پردہ ہے میرے محترم یہ جملہ تو صرف اس جگہ کارآمد ہے جب کسی شریف
انسان کی برائی کی جارہی ہو جب کسی بے گناہ کو برا کہا جارہا ہو لیکن

جو برا ہے برے کام کرتا ہے

تو فطرۃً آپ کے دل میں اس سے نفرت پیدا ہوگی اور آپ اس کی
برائی کریں گے۔ یاد رکھئے! اتحاد ہمیشہ ہم خیال سے ہوتا ہے۔ دنیا کی ہر
جماعت کا اپنا ایک نظریہ ہے جو دوسری جماعتوں کے نظریہ سے ٹکراتا ہے ہر
جماعت اپنا نظریہ پیش کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ ساری دنیا اسے قبول کرلے
مختلف جماعتوں کے لیڈر اپنی تحریر و تقریر سے اپنا فارمولا عوام کے سامنے پیش
کرتے ہیں جس طرح ہر جماعت کا نظریہ الگ الگ ہے اسی طرح ہر جماعت کا
لیڈر اپنی جماعت کا ترجمان ہوتا ہے ہر پارٹی کا لیڈر اپنے عزائم کو بیان کرتے
وقت دوسری پارٹیوں کے نقائص پر بھی روشنی ڈالتا ہے جس کا واحد مقصد یہ ہوتا
ہے کہ صرف میرا نظریہ صحیح ہے اور باقی سب غلط ہے۔

الیکشن وغیرہ کے موقع پر ایک دوسرے کی برائی کرنا آج کل کوئی

عیب ہی نہیں سمجھا جاتا ہے اور خوب کھل کر بد تہذیبی کا مظاہرہ ہوتا ہے ایسے
تمام موقعوں پر آپ کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی اور آپ خواب آور گولیاں کھا کر
سوتے رہتے ہیں نہیں بلکہ آپ بھی کھڑے کھڑے تماشائیوں میں اضافہ کا
باعث بن جاتے ہیں آپ نے تو صرف منافقین کی حمایت کرنے کے لئے
اس جملے کو ریز رو کر رکھا ہے اور جہاں کسی مرتد کا بھانڈا پھوٹتے دیکھا بس یہ
فقرہ چست کر دیا کہ

بھائی کسی کو بُرا نہ کہنا چاہئے

پیر میں کیچڑ:۔

یہ جملہ بول کر کہ کسی کو بُرا نہ کہو! آپ نے خود اپنے پیروں کو کیچڑ
میں سان لیا ہے اور یہ کیچڑ اب آسانی سے دُھل نہ سکے گی ہاں اگر آپ چاہتے
ہیں کہ پیروں کی صفائی ہو جائے تو آئندہ اس جملہ کو بولنا چھوڑ دیجئے اور اپنا یہ
ذہن بنا لیجئے کہ جو جیسا ہے اس کو ویسا کہنا کوئی بری بات نہیں ہے یعنی مسلمان کو۔
مسلمان، کافر کو کافر، مرتد کو مرتد، وہابی کو وہابی، قادیانی کو قادیانی۔

ایٹمی حملے:۔

افسوس بد نصیبی نے ہمارا گھر دیکھ لیا ہے ہماری قوم ہمارے ہی سینوں کو
نشانہ بنا رہی ہے علمائے اہل سنت پر لعن طعن آج کل بالکل عام بات ہے جدھر
دیکھئے ارے صاحب یہ لوگ جھگڑالو ہیں، فسادی ہیں۔
اور ایسا کہنے والوں کو قطعی یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ اس کا انجام کتنا

بھیانک ہے ہمارے دشمنوں کے مورچوں سے ہر وقت ایٹمی دھماکے کی آواز
آ رہی ہے مثال کے طور پر دیوبند کے رسوائے زمانہ رسالہ میں ایک مضمون شائع
کیا گیا ہے جس کا نمونہ آپ بھی ملاحظہ فرما لیجئے اور پھر اپنا سر پیٹ لیجئے۔ تحریر کا
متن یہ ہے۔

”شاہ عبد القادر یا خواجہ معین الدین کے بارے میں یہ
عقیدہ رکھنا کہ ہم جہاں سے انہیں پکاریں گے وہ سنیں
گے شرک جلی ہے۔“

آگے چل کر لکھا ہے۔

”یہ لقب (مشکل کشا) حضرت علی کے لئے استعمال کرنا
درست نہیں۔“

(ہم نے یہ حوالہ ماہنامہ جام نور کلکتہ دسمبر ۱۹۶۷ء سے لیا ہے)

ناظرین غور فرمائیں کہ معیار شرافت وتہذیب سے گرا ہوا انداز بیان
ہے یا نہیں۔

نجدی کلاکار:۔

نجدی کلاکاروں کی یہ منطق سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر یہ شرک جلی کیسے
ہو جائے گا۔ شرک جلی کہتے ہیں کسی کو معبود ٹھہرا لینے کو۔ حالانکہ ایک بار نہیں ہزار
بار اس بدگمانی کا ازالہ کیا جا چکا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید
خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کسی بھی پکارنے

والے کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ وہ معبود ہیں یا خدائی کے منصب پر فائز ہیں پکارنے
والے صرف یہ سمجھ کر آواز دیتے ہیں کہ پروردگارِ عالم نے انہیں دُور سے سننے کی
طاقت عطا فرمائی ہے دُور سے سن لینا اگر منصبِ الوہیت ہے تو حضرت سلیمان
علیہ السلام کے بارے میں کیا کہا جائے گا جن کے متعلق قرآن شریف شہادت دیتا
ہے کہ کئی میل کی دوری سے اُنہوں نے چیونٹیوں کی ملکہ کی آواز سن لی تھی اور
حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا حکم ہوگا جنہوں نے نہاوند کی سرزمین
سے جو کہ مدینہ شریف سے کئی سو میل کی مسافت پر واقع ہے وہاں سے حضرت عمر
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز سُن لی تھی۔

خواب کے حمل:-

آپ نے اب تک تو یہی سُنا اور دیکھا کہ عورتوں کو حمل ٹھہرتا ہے اور
دیگر مادہ جانوروں کو لیکن چودھویں صدی کے اس ایٹمی دور میں جس طرح نئے
نئے مرض نئے نئے آلات ظاہر ہو رہے ہیں وہاں ایک نئے قسم کا حمل بھی قرار
پا رہا ہے جو اکثر بغیر کسی مدت کے تولد ہو جاتا ہے آپ اپنا کلیجہ پکڑ کر ایک خواب
پڑھئے دیکھئے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اس خواب کا حمل دیوبندی شکم میں کتنے دن
رہا اور کس کی مہربانی سے یہ قرار پایا اس کا فیصلہ آپ خواب پڑھ کر خود کیجئے دیو
بندی، وہابی، تبلیغی فرقہ کے مشہور فنکار خلیل احمد صاحب کی مشہور زمانہ کتاب
براہینِ قاطعہ صفحہ ۲۶ میں ہے کہ:

”مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہِ پاک میں

بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو
ظلماتِ ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر
عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو
آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام
کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء
مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔
سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

(براہین قاطعہ ص ۲۶ شائع کردہ دیوبند)

انصاف کیجئے:-

اگر آپ کے دل میں ذرا بھی ایمان کی رمق باقی ہے تو بتایئے کہ
مندرجہ بالا عبارت میں پیغمبر اسلام ﷺ کی کھلی ہوئی توہین ہے یا نہیں اگر ہے تو
ایسا کہنے والوں کو اگر ہم لوگ کافر مرتد نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔ آمنہ کے لال
جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے اگر آپ کی محبت ہے تو اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ
دشمن رسول سے نفرت ہو اگر یہ نہیں ہے تو آپ کی محبت محبت نہیں ہے صرف
زبانی جمع خرچ ہے جس کا شریعت اسلامیہ میں کوئی وزن نہیں ہے۔ براہینِ
قاطعہ کی گندی عبارت کو پڑھئے اور غور کیجئے کہ وہ پیغمبر جو سارے عالم کے لئے
رحمت بن کر آیا ہو جس کی بارگاہ میں اونٹ حاضر ہو کر فریاد کرے جس کی چوکھٹ
پر چڑیاں فریاد کریں جس کو ہرنی آواز دے جس کو درخت سلام کریں۔ جس کو

پھر پہچان لیں جو ساری کائنات کی زبان سے واقف عالم ماکان و مایکون ہو
ایسی ذات گرامی کو نجدی حضرت دیوبند کے مولویوں سے معاملہ ہونے پر اردو
زبان جاننے کا ناپاک خواب گڑھ رہے ہیں۔

پیارے دوست:۔

میرے دوست! کیا تم اب بھی یہ کہتے رہو گے کہ کسی کو بُرا نہ کہنا
چاہئے ہم خود سب سے بُرے ہیں۔ دیکھو پھر غور کر لو تم نے چور کو چور کہا، گرہ کٹ
کو گرہ کٹ کہا،۔ زانی کو زانی کہتے ہو۔ شرابی کو شرابی کہتے ہو اور یہ کوئی جرم نہیں
ہے تو جو شخص پیغمبر کی شان میں گستاخی کرتا ہے اس کو کافر، مرتد کہو اور یہ کوئی بُری
بات نہیں بلکہ اسلامی طریقہ ہے جو نبی کی بارگاہ کا گستاخ ہو وہ مسلمان ہی کہاں
ہے وہ گستاخی کر کے مرتد ہو گیا تمام بُرے کاموں سے زیادہ بُرا کام تو یہی ہے
لہٰذا ثابت ہو گیا ہے کہ

"بُرے کو بُرا کہنا صحیح ہے۔"

تبلیغی جماعت:۔

خوب یاد رکھئے کہ آج کل فتنہ وہابیت کا زہر تبلیغی جماعت کے نام
سے پلایا جا رہا ہے صورت دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ابھی آسمان سے ٹپکے
ہیں اور جب دشمنانِ رسول کا تذکرہ کیجئے کہ ان لوگوں کے متعلق آنجناب کیا
فرماتے ہیں؟ تو بڑے بھولے بھالے بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھئی یہ سب
جھگڑے کی باتیں ہیں ہم تو کلمہ نماز کی تبلیغ کرتے ہیں ہم ان جھگڑوں کو کیا جانیں

بھئی کسی کو بُرا نہ کہنا چاہئے۔

یقین مانئے کہ جب بھی تبلیغی جماعت کے اراکین کو پرکھنا ہو تو
منافقین کی کتابوں کا حوالہ دے کر ان کے بارے میں پوچھئے تو تبلیغ کا سارا نشہ
ہرن ہو جائے گا اور ان کی اصل شکل سامنے آجائے گی کبھی بھی یہ لوگ حفظ
الایمان براہین قاطعہ، تحذیر الناس کے مصنفین اور بانی وہابیت ابن عبدالوہاب
نجدی وغیرہ وغیرہ کو کافر مرتد نہ کہیں گے۔

ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ جس پیغمبر کا نام لے کر گلی گلی
تبلیغی وہابیت کرتے پھرتے رہو اس کی شان میں بکواس کرنے والوں کو کافر مرتد
کہنے میں تم کو کیا عار ہے۔

جس پیغمبر کا کلمہ پڑھو اسی پیغمبر کی اہانت کرنے والوں کو اپنا پیشوا تسلیم
کرتے ہو۔ تف ہے تمہاری اندھی۔ لولی۔ لنگڑی عقل پر۔ ڈوب مرو جہاں پانی
نہ ملے۔

بے عقلی:۔

یہ وہابی بے عقلی میں ابوجہل سے بھی دو قدم آگے نکل گئے ابوجہل
بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور کہا کہ اگر آپ پیغمبر ہیں تو بتایئے میرے
مٹھی میں کیا ہے؟

ابوجہل کے سوال کا تیور پکار پکار کر اس کے عقیدے کو اجاگر کر رہا ہے
اس کو یہ تسلیم تھا کہ پیغمبر علم غیب جانتا ہے رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں

بتاؤں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا جو چیز تیری مٹھی میں ہے وہ خود بتائے کہ میں کون ہوں۔ مگر افسوس وہابی اردو زبان دیوبند کے ملوں سے سکھا رہا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ نے ابوجہل کو حیرت میں ڈال دیا کیونکہ دوسری بات اس سے زیادہ حیرت انگیز تھی ابوجہل اپنا ہاتھ کان کے قریب لے جاتا ہے تو ہر کنکری سے کلمہ کی آواز آرہی تھی ظالم نے فوراً پھینک دیا اور کہا کہ تم سے بڑا اس وقت کوئی جادوگر نہیں ہے یہ کہہ کر فوراً رفو چکر ہوگیا۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جس چیز کو ابوجہل چھپا کر لایا تھا وہ چیز تو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پہنچ گئی اور خود وہ ظالم سر نہ جھکا سکا۔ شاعر نے خوب کہا ہے۔

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

یعنی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے رہنے والے تھے اور دولتِ ایمان سے مشرف ہوئے بلال حبش سے آئے اور بارگاہِ رسالت میں سر جھکا دیا صہیب روم سے آئے اور آمنہ کے لال ﷺ کے قدموں پر دل بچھا دیا اور ابوجہل مکہ میں پیدا ہوا مگر ایمان نہ لاسکا یہ کیا تعجب کی بات ہے۔

ایمان:۔

ایمان نام ہے مصطفےٰ ﷺ کی محبت کا۔ اگر رحمت عالم ﷺ سے محبت نہیں ہے تو کچھ نہیں سب فضول ہے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

یعنی اپنے کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پہنچا دو۔ اگر تم نے اپنے کو آمنہ کے لال کی بارگاہ میں نہ پہنچایا تو تمہاری تمام زندگی ابولہب کی زندگی ہے پروردگار عالم فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: ''اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ''

آوازِ حق:۔

مندرجہ بالا سطریں پڑھ کر آپ پر یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ پیغمبر اسلام کی بارگاہ بہت ادب کی جگہ ہے وہاں گستاخی کرنا بُرا ہے ابوجہل کا یہ عقیدہ تھا کہ پیغمبر علم غیب جانتا ہے مگر آج کا وہابی مرتد اُردو زبان دیوبند کے مدرسہ سے سکھا رہا ہے کیا اب بھی آپ وہابی حضرات کو کافر مرتد نہ کہیں گے۔

وظیفہ:۔

پیارے دوست! علمائے اہل سنت آپ سے یہ تو نہیں کہتے کہ آپ کافر کا وظیفہ پڑھیں۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کافر ہے اُس کو کافر سمجھو۔

نو دو گیارہ:۔

جب کوئی شخص آپ کو گالی دیتا ہے تو فوراً آپ چراغ پا ہو جاتے ہیں کوئی شخص آپ کی بہو، بیٹی پر غلط نگاہ ڈالے تو آپ شیر کی مانند گرجنے لگتے ہیں

اگر کوئی عاشق صاحب آپ کی سسٹر یالڑکی کو لے کر نو دو گیارہ ہو جائے تو آپ کیا کہیں گے؟

کیا آپ ایسے شخص کی تعریف کریں گے؟ کیا اس کو گلے لگائیں گے؟ کیا آپ اس کی تعریف کریں گے؟ کیا آپ اس کی برائی نہ کریں گے؟ کیا آپ ایسے سنگین حادثے پر بھی یہ فرمائیں گے کہ

بھائی کسی مسلمان کو بُرا نہ کہنا چاہئے۔

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں بلکہ آپ کے ذہن کی ساری مشینری اس ظالم کو گرفتار کرانے اور سزا دلانے کے لئے حرکت میں آجائے گی۔

تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کیا آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں آپ کو اپنی بہو، بیٹیوں کی عزت زیادہ پیاری ہے اگر ایسا ہے تو خوب یاد رکھئے آپ کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا آپ شیطان کے فریب میں مبتلا ہیں جس کا انجام بہت خطرناک ہوگا۔ ڈریئے قبر کی تاریک کوٹھڑی سے خوف کیجئے اور قیامت کی سنگین گھڑیوں سے حضرت مولانا اعجاز صاحب کا ایک شعر پڑھئے اور ایمانی کیف حاصل کیجئے۔

عشق اعجاز شرکت کا قائل نہیں
یا زمانے کا بن یا محمدؐ کا بن

اپنے تمام عزیز و اقارب اور تمام جہان سے زیادہ محبت کیجئے آقائے کونین ﷺ سے اپنی ماؤں اور بہنوں سے کروڑوں درجے زیادہ سرور عالم ﷺ کی محبت ہونا چاہئے۔

پیاری بات:-

کتنی پیاری بات فرمائی ہے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اصل عبادت سرکار دو جہاں کی فرمانبرداری ہے۔ سرکار کی مرضی کے خلاف اگر عبادت بھی کی جائے تو وہ عبادت نہیں بالکل گناہ ہے اور یہ بات صرف خوش عقیدگی کی راہ سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ شریعت میں اس کے نظائر موجود ہیں دیکھو نفس روزہ ایک بہترین عبادت ہے لیکن عید کے دن اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا گناہ ہے کیونکہ سرکار کی مرضی کے خلاف ہے اس سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ اصل حقیقت رسول انور (ﷺ) کی فرمانبرداری ہے نہ کہ محض روزہ، نماز بھی اسی وقت قبول ہوتے ہیں جب کہ وہ شارع علیہ السلام کی مرضی کے مطابق ہوں۔

(جام نور کلکتہ دسمبر ۱۹۶۷ء)

بات کہاں سے کہاں آگئی خیر آب آیئے لگے ہاتھوں ایک خواب اور ملاحظہ فرمالیجئے۔

(حوالہ شیخ الاسلام نمبر شائع کردہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی صفحہ ۱۶۴ کالم ۴)

''حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک مقبرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں ایک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی وہ

خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا۔ اس مجموعہ خطیب میں وہ خطبہ نظرِ
انور سے گزرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ خطبہ جمعہ
پڑھا کرتے ہیں جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع
بڑا ہے مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل
اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی
کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں فقیر نے جرأت کرکے
عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ
پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز
جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتداء
میں نماز جمعہ ادا فرمائی فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔"

اس خواب کو بار بار پڑھئے اور اپنا سر پیٹ لیجئے آپ اس فکر میں دُبلے
ہوئے جا رہے ہیں کہ

بھئی کس مسلمان کو بُرا نہ کہنا چاہئے یہ سب مولویوں کے جھگڑے
ہیں اور دشمن اپنے آہنی قلعوں میں بیٹھ کر انبیائے کرام کو نشانہ بنا رہا ہے اور
مزے کی بات یہ ہے کہ آپ ہم کو ترکش بھی سنبھالنے کی اجازت نہیں دیتے
بلکہ ہماری ہی پیٹھ میں خنجر پھونک رہے ہیں ارے بھائی ہم کب کہتے ہیں کہ کافر
کافر کا راگ گاتے رہو۔ چلتے پھرتے مرتد، مردود کہتے رہو ہاں یہ ضرور گزارش
ہے کہ جو بُرا ہے اُسے بُرا کہو۔ جو پیغمبروں کی شان اقدس میں گستاخی کرے اس
کو کافر و مرتد جانو یہ مت کہو کہ یہ سب جھگڑے کی باتیں ہیں۔

منافقین کی کفری عبارتوں کو دیکھ کر گزر جانا کہ اس کا مطلب ہم نہیں
جانتے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں کھلا ہوا فریب ہے، دھوکہ ہے، آپ کا دل
تسلیم کرتا ہے کہ بات اچھی نہیں ہے مگر صرف آپ اپنی جہالت وحمایت میں
اندھے ہوگئے ہیں اور محض اپنا دامن بچانے کے لئے یہ جملہ کس دیتے ہیں یاد
رکھئے یہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے لیکن ابھی آپ کا مرض لاعلاج نہیں ہوا
ہے ہاں اگر یہی حال رہا اور اس اندازِ فکر کے سائے میں آپ کی زندگی کا کارواں
بڑھتا رہا تو شدید خطرہ ہے کہ کسی بھی وقت شیطان آپ کو چاروں خانے چت گرا
کر سینے پر چڑھ کر بیٹھ جائے۔

تیسرا خواب یا تیسرا حمل:۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے دو خواب آپ نے پڑھے یقیناً آپ کے جسم
میں جھرجھری پیدا ہوگئی ہوگی اب آیئے تیسرا خواب اور پڑھ لیجئے حوالہ ملاحظہ
فرمایئے۔

(بلغۃ الحیران ص ۸) مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)

"میں[1] نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ
پل صراط پر لے گئے اور دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گرے

۱۔ تیسرے خواب کا حوالہ بلغۃ الحیران ص ۸ جو کہ اصل کتاب ناشر کے پاس بھی ہے۔
ویسے اس کے الحق المبین ...... اور ...... جاء الحق کے علاوہ تبلیغی جماعت کیا ہے؟ جو کہ حضرت
مولانا سید مظہر ربانی صاحب کی کتاب ہے اس میں بھی یہ خواب ہے ناظرین دونوں کتابوں
کو ملاحظہ فرمائیں۔

جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔"

(بلغۃ الحیران ص ۸)

ناظرین انصاف کریں کہ اس قسم کی عبارتیں لکھی جائیں گی تو ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا ہوگا تو کیا اتحاد و اتفاق ہوگا۔ مردود ہے وہ شخص جو کہے کہ حضور گرے جارہے تھے۔ کافر ہے وہ جو یہ کہے کہ میں نے پل صراط پر حضور کو گرنے سے روکا۔ (گویا جہنم سے نکالا)

کیا اب بھی آپ یہ کہیں گے کہ:

کسی کو بُرا نہ کہنا چاہئے ہم خود ہی سب سے بُرے ہیں۔

حالتِ بیداری میں:-

آپ نے خوابوں کے ذریعے دشمن کی خطرناک سازش کو ملاحظہ فرمالیا اب آیئے حالت بیداری کے چند نمونے بھی ملاحظہ کیجئے۔ جماعت اسلامی کے لیڈر مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا نادر شاہی فتویٰ ملاحظہ فرمایئے جس میں انہوں نے سینما دیکھنے کی اجازت دی ہے۔

(حوالہ رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۲۹۱ بعنوان تنقیحات)

"میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سینما بجائے خود جائز ہے البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے سینما کے پردے پر جو تصویر نظر آتی ہے وہ دراصل "تصویر" نہیں پرچھائیں ہے جس طرح

آئینے میں نظر آیا کرتی ہے اس لئے وہ حرام نہیں۔ رہا وہ عکس جو فلم کے اندر ہوتا ہے تو وہ جب تک کاغذ یا کسی دوسری چیز پر چھاپ نہ لیا جائے نہ اُس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ وہ ان کاموں میں سے کسی کام کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے جن سے باز نہ رہنے ہی کی خاطر شریعت میں تصویر کو حرام کہا گیا ہے ان وجوہ سے میرے نزدیک سینما بجائے خود مباح ہے۔" (مودودی)

نوٹ:- یہ حوالہ میں نے خطیب مشرق حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی الہ آبادی کی کتاب "جماعت اسلامی کا شیش محل" سے لیا ہے۔ اندازہ لگایئے کہ کس طرح دین اسلام کو مسخ کر کے اپنے نفس کے سانچے میں ڈھالا جارہا ہے اور آپ کو جب ان گمراہ فرقوں سے مطلع کیا جاتا ہے تو آپ علمائے اہل سنت پر دو چار آوازے کس کر دامن جھاڑ کر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں حالانکہ آپ کا کام یہ تھا کہ علمائے اہل سنت کا شکریہ ادا کرتے اور ان کی ہر ممکن امداد کرتے تاکہ وہ مذہبی مورچوں پر شیطان کے سیاہ لشکر کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہتے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کام بند نہیں ہے باطل کا منہ توڑ جواب دیا جارہا ہے اہل سنت کے مقابل باطل پرستوں کے نہ جانے کتنے محاذ قائم ہیں لیکن سنی شیروں کی للکار سے وہابیت کے ایوانوں میں شوروغل کی آواز دوسروں کو دعوت فکر دے رہی ہے۔

نئی مصیبت یہ ہے کہ ایک طرف تو باطل پرستوں کو دندان شکن جوابات دیئے جارہے ہیں دوسری طرف آپ حضرات کے خطرناک جملوں،

ہمت شکن گالیوں کو صبر کی ڈھال پر روکا جارہا ہے۔ کاش آپ وقت کی نزاکت کا
احساس کرتے اور علمائے اہل سنت پر آوازے کسنے کے بجائے ان کے کاندھے
سے کاندھا ملا کر دشمن کا مقابلہ کرتے تو دشمن کو بہت جلد دن میں تارے نظر آتے
پھر دوسرا راستہ یہ تھا کہ آپ خاموش رہتے یعنی اگر دشمنانِ دین سے لڑ نہیں سکتے
تو کم سے کم محاذ پر ڈٹ کر سینہ سپر ہونے والے مجاہدین کی پیٹھ میں چھرا تو نہ
گھونپتے۔ کسی بھی دیوبندی مرتد کا بھانڈا پھوٹتے وقت نہ کہتے کہ

بھائی کسی کو بُرا نہ کہو۔

یہ مجاہدین کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے مترادف ہے اس جملہ سے
مرتدین کو شہ ملتی ہے اور خفیہ راستے سے ان کو آپ کے گھر میں گھسنے کا بہترین
موقع ہاتھ آجاتا ہے منافقین پہلے تو میٹھی میٹھی باتیں کرکے آپ کا دل نرم کرتے
ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ میدان ہموار ہوگیا تو ہاتھ پیر پھیلا دیتے ہیں یعنی
نجدی انجکشن لگا لگا کر آپ کو پورا نجدی بنا دیتے ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ
یہ سمجھتے ہیں کہ بس اب میں ہی پکا مسلمان ہوں حالانکہ اب آپ پکے خبیث ہو
گئے۔ میں نے خود ایسے اشخاص دیکھے ہیں جو پہلے سنی تھے پھر شیطانوں کی صحبت
میں رہ کر ان شیطانوں سے بھی چار انگل آگے نکل گئے۔

کھلا فریب:۔

یہ ایک کھلا ہوا فریب ہے کہ کسی کو کافر نہ کہو، کسی کو بُرا نہ کہو۔ ارے
بھائی کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے۔

اس گمراہ کن نظریے پر آپ کبھی بھی قائم نہ رہ سکیں گے۔ دیکھئے جب
آپ اصلی چیز کو اصلی اور نقلی چیز کو نقلی نہ کہیں گے تو اصل و نقل کی پہچان کیسے ہوگی۔

قاعدہ:۔

قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا نام آپ کی زبان پر آئے گا ذہن میں فوراً
ہی اس کا تصور پیدا ہوگا آپ نے یہ فرما کر کہ

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے

گویا یہ تسلیم کرلیا کہ کافر بھی دنیا میں کوئی چیز ہے اگر کافر نہ ہوتا تو
آپ کی زبان پر یہ لفظ کیوں آتا کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو۔

اب آپ تسلیم تو کر رہے ہیں کہ کافر ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرما
رہے ہیں کہ کہو نہیں۔ ایک مثل سنی تھی کہ یار آج تو اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے لہٰذا آپ
نے یہ جملہ بول کر اُلٹی گنگا بہانے میں شامل ہو گئے۔ بھئی سائنس کے اس دور
میں آپ کی یہ اُلٹی منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر جو چیز موجود ہے اس کا
نام لے کر نہ پکاریں۔ اکثر لوگوں سے آپ نے یہ مثل بھی سنی ہوگی کہ اماں یار ہم
کو ۱۶ دونی ۸ نہ پڑھاؤ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے

بالکل ۱۶ دونی ۸ پڑھانا ہے۔

اگر زحمت نہ ہو تو آپ اپنی عورت کو اماں کہا کیجئے اور باپ کو مائی ڈیر
کہہ کر پکارا کیجئے اور بہن کو خالہ اور خالہ کو نانی کہا کیجئے اسی طرح گھوڑے کو مرغا
اور گدھے کو شتر مرغ کہا کیجئے پانی کو آٹا اور دال کو آلو کہہ دیا کیجئے اگر آپ واقعی

ایسا کرنے لگیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی دن یار لوگ آپ کو ایکسپریس ٹرین سے آگرہ لے جانے کی تیاری کرنے لگیں گے۔ (پاگل خانہ)

میرے پیارے سوچو تو سہی کہ اگر کافر کو کافر نہ کہیں گے تو پھر اس کو کیا کہیں گے شریعت اسلامیہ نے ہم کو بتایا ہے کہ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگر آپ کی اُلٹی منطق پر عمل کیا جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔

یہ منطق صرف اس لئے ایجاد کی گئی ہے کہ وہابی مرتدوں کو کافر نہ کہا جائے یعنی نجدی لٹیرے ابلیس کے جانشین عبداللہ بن ابی کے بھائی پیغمبروں کی شان اقدس میں منہ بھر گالیاں بکتے رہیں حضور کے علم غیب[1] کو جانورں اور پاگلوں سے تشبیہ دیتے رہیں اور ان کو کوئی کافر نہ کہے۔ یہ خبیث بے لگام شرابیوں کی طرح اردو زبان[2] دیوبند کے علماء سے سکھاتے ہیں اور آپ یہ کہتے رہیں کہ ان کو کچھ نہ کہا جائے واہ صاحب واہ

نطفہ نا تحقیق:۔

اگر کسی غیر شادی شدہ عورت سے کوئی بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو آپ اس کو حلالی کیوں نہیں کہتے؟ آخر اس کا کوئی باپ تو ہے تو فوراً آپ کی پیشانی پر بل

۱۔ حوالہ کتاب حفظ الایمان منصف اشرف علی تھانوی ص ۸ سابقہ ایڈیشن۔ جدید ایڈیشن دیوبند کا چھاپہ ص ۱۱

۲۔ حوالہ کتاب براہین قاطعہ مصنف خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی چھاپ دیوبند ص ۳۰

پڑ جائیں گے اور آپ یہی فرمائیں گے کہ جناب! یہ ٹھیک ہے لیکن چونکہ اس عورت نے شریعت سے منہ موڑ کر زنا کاری کے حرام فعل سے اُس کو جنا ہے لہٰذا اس کو حلالی نہیں کہا جا سکتا میں پوچھتا ہوں کہ کیا حلالی نہ ہونا ذلیل بات نہیں ہے۔

اگر ہے تو خدارا انصاف سے بتاؤ کہ کیا تم نے اُس کو نطفہ نا تحقیق کہہ کر اس کی دل آزاری نہیں کی۔ آپ کا جواب یہ ہوگا نہیں جناب ہم نے بالکل صحیح کہا ہے اگر یہ حلالی ہوتا تو ہم ضرور اس کو حلالی کہتے لیکن چونکہ یہ...... ہے لہٰذا اس کو نطفہ نا تحقیق کہا جائے گا بہر حال چاہے آپ کو کوئی کچھ بھی کہے لیکن کہیں گے آپ اس کو غیر حلالی ہی۔

اب آپ ہی کے قانون سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حلالی کو حلالی اور نطفہ نا تحقیق کو نطفہ نا تحقیق[1] کہنا چاہئے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی کو وہابی، کافر کو کافر نہ کہا جائے۔ ماننا پڑے گا کہ کافر کو کافر کہنا ضروری ہے۔

ماننا پڑے گا کہ مرتد کو مرتد کہنا ضروریات دین میں سے ہے۔

تسلیم کرنا پڑے گا کہ بُرے کو بُرا کہنا صحیح ہے۔

۱۔ قرآن پاک میں ولید بن مغیرہ کو نطفہ نا تحقیق کہا گیا ہے اس ظالم نے سرور عالم ﷺ کو مجنون کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیب بیان فرمائے۔ دسواں عیب غیر حلالی ہونا تھا جو لوگ نبی کی شان میں بکواس کرتے ہیں کیا وہ لوگ اپنے نطفہ کی تحقیق کریں گے؟

دجال:۔

آپ دجال کو کیا کہیں گے؟ کیا اس کو کافر نہ کہیں گے؟ کیا آپ اس کو بُرا نہ کہیں گے؟ کیا آپ اس کی تعریف کے خطبے پڑھیں گے؟ آپ کے دل میں اگر ذرا ایمان بھی ہے تو آپ فوراً کہیں گے کہ حضور والا آپ کیا کہہ رہے ہیں، کیا آپ نے شہنشاہِ کونین ﷺ کی حدیث نہیں سنی آقائے کونین ﷺ نے فرمایا کہ

دجال کانا ہوگا۔

دجال کی پیشانی پر ک۔ا۔ف۔ر لکھا ہوگا۔

یعنی کافر

اور پھر آپ یہ بھی کہیں گے کہ اس کو صرف مسلمان ہی پڑھ سکے گا۔ کافر کو یہ حرف نظر نہ آئیں گے۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ آپ نے ہی کافر کافر کی لائن لگادی اور ہم کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ

کافر کو بھی کافر نہ کہو

آخر آپ کی بات میں اتنا تضاد کیوں ہے؟ آپ فرمائیں گے کہ جناب! رسول اللہ ﷺ نے دجال کو کافر فرمایا ہے لہٰذا ہم کہتے ہیں تو کیا بُرا کرتے ہیں تو میں ادب سے گزارش کروں گا کہ حضور والا نبی کریم ﷺ ہی نے تو ارشاد فرمایا ہے کہ

الٰہی[1] ہمارے لئے برکت دے ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لئے برکت رکھ ہمارے یمن میں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں

ا۔ بخاری شریف باب الفتن وفتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۵

حضور نے دوبارہ وہی دُعا کی الٰہی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور ہمارے نجد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور ﷺ نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سنگت شیطان کی۔

ابن عبدالوہاب نجدی:۔

مخبر صادق شہنشاہ کونین ﷺ کی یہ پیشین گوئی ابن عبدالوہاب نجدی پر پوری ہوگئی۔

اب اس گروہ کے لوگ گلی گلی نگر نگر چنے ستو کی گٹھری لئے آپ کے ایمان کو ڈسنے کے لئے برساتی کیڑوں کی طرح نکل پڑے ہیں اور شہد میں ملا ہوا زہر وہابیت پیش کر رہے ہیں یعنی کلمہ نماز کی آڑ میں اپنے پیر مغاں ابن عبدالوہاب نجدی مردود کے عقائد پھیلا رہے ہیں اب ہم آپ کو نشان دہی کراتے ہیں کہ جناب! ہوشیار ہوجائیے یہ ایمان کے لیٹرے آئے ہیں تو آپ ہم پر برس پڑتے ہیں کہ جناب آپ لوگ بس وہی جھگڑے والی باتیں کرتے ہیں ارے دیکھئے اتنی لمبی داڑھی یہ اونچا پاجامہ اور سر گھٹا ہوا۔

میں عرض کروں گا کہ حضور کیا عبداللہ[1] ابن ابی چوٹی رکھے ہوئے تھا کیا اس کے داڑھی نہ تھی کیا وہ نماز نہ پڑھتا تھا کیا وہ جہاد میں شریک نہ ہوتا تھا۔

ا۔ اس کی نماز جنازہ دُعاے مغفرت ادا نہ کرنے کا حکم قرآن شریف میں رب نے فرمایا۔

"خوب فرمایا حضرت مولانا ابوالوفا صاحب فصیحی نے

کلمہ پڑھتے ہوئے آئے ہیں نمازی بندے
دین ہی دین نظر آتے ہیں ان کے دھندے
روٹیاں لیتے ہیں ہم سے نہ تو اندھے چندے
ہاں مگر ان کے خیالات ہیں گندے گندے
ابن ابی بھی تو آتا تھا نمازی بن کر
غازیانِ صفِ اسلام میں غازی بن کر

ابن تیمیہ:۔

میں پوچھتا ہوں کہ کیا امام الخوارج ابن تیمیہ اپنے کو مسلمان نہ کہتا تھا جس خبیث نے یہ بکواس کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کی غرض سے سفر کرنا حرام ہے اور گنبد خضرا کے پاس آکر ستر ہزار فرشتے جو روزانہ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں وہ سب معصیت میں مبتلا ہیں (معاذ اللہ) مجھ کو بتایئے کہ کیا آج اسی دجال ابن تیمیہ کو امام اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے والے لوگ موجود نہیں ہیں۔

اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی جو جماعت اسلامی کے والد ہیں ذرا ان کی کتاب تجدید احیائے دین ملاحظہ کر لیجیے اور وہ نہ مل سکے تو جماعت اسلامی ہند کی شائع کردہ رہنما جنتری ۶۸ء ص ۲۰ دیکھ لیجیے ساری حقیقت واضح ہو جائے گی۔

مرغے کی ایک ٹانگ:۔

اب ہم سب کچھ آپ کو سمجھا رہے ہیں تا کہ آپ کا ایمان محفوظ رہے مگر آپ ہیں کہ زبردستی مچلتے جا رہے ہیں، بس وہی مرغے کی ایک ٹانگ والی ضد کہ بھئی کسی کو بُرا نہ کہنا چاہیے

اسلامی قانون:۔

اسلام کا نکھرا ہوا قانون ہے کہ دنیا میں جو شخص جس عقیدے پر ہے اسی پر وہ قیامت کے دن بھی ہوگا۔ قرآن عظیم میں ہے۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: "اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔" (کنز الایمان)

اب یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قیامت کے دن ہم کو اُسی عقیدے پر اٹھایا جائے گا جس عقیدے پر ہم دنیا میں قائم ہیں لہٰذا خدا کے واسطے اپنے حال پر رحم کرو وہابیوں کی حمایت نہ کرو۔ توہینِ رسول ﷺ کرنے والوں کو کافر مرتد سمجھو۔ دین کی باتوں کو جھگڑا مت کہو اور

بُرے کو بُرا کہو

ہاں تمہیں اگر کوئی گالی دے بُرا کہے تو تم درگزر کرو معاف کرنے کا تم کو اختیار ہے مگر پیغمبر کی اہانت کرنے والے کو تم اپنا دشمن سمجھو اور جو ایسا خبیث ہو

اُس کو کافر، مرتد، ابلیس کا جانشین کہو۔

جوتے چور:۔

آج کل یار لوگ مسجد سے جوتے لے کر اُڑ جاتے ہیں گویا ایسے حضرات امام کی اقتدا کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ یہ لوگ گھر سے ہی ایڈوانس نیت کر کے چلتے ہیں کہ

☆ نیت کرتا ہوں جوتا یا چپل لے کر بھاگنے کی

☆ پیچھے شیطان کے منہ میرا جدھر نکل جاؤں

اور پھر اکثر یہ لوگ اپنے اس حرام فعل میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں، اب پہلے میں ان حضرات سے سوال کرتا ہوں جن کا جوتا چور صاحب صاف کر گئے ہیں کہ آنجناب اس جوتے چور کو کیا کہیں گے؟ کیا آپ اس کی تعریف کریں گے؟ کیا آپ اس کے فعل پر مرحبا مرحبا کے نعرے لگائیں گے؟ یا اس کی بُرائی کریں گے؟

شاید آپ کو اس کا جواب دیتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہو خیر آپ میرا مطلب تو سمجھ ہی گئے ہوں گے۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اگر خدانخواستہ جوتے چور اس وقت آپ کو مل جائے تو آپ بغیر گنتی کے اتنے ماریں گے کہ اس کی شکل بھی پہچاننا مشکل ہو جائے گی۔
اب کوئی شخص آپ سے سوال کرے کہ جناب کیوں ایک مسلمان کی

برائی کر رہے ہو بھئی کسی کو بُرا نہ کہنا چاہیے تو آپ اس کو چھوڑ کر ان سے بھی نپٹنے کی کوشش کرنے لگیں گے اور کہیں گے کہ جناب یہ مسلمان تو ہے مگر اس نے جوتا چرایا ہے اس وجہ سے اس کو چور کہتا ہوں اور اس کی حجامت بنا رہا ہوں۔

مولوی کی گزارش:۔

تو بھائی مولوی کی بھی ایک گزارش سن لیجئے کہ وہابی نجدی مولویوں نے اہانتِ انبیاء کی ہے لہٰذا ہم ایسے مولویوں کو کافر، مرتد کہتے ہیں اور یہ اسلامی قانون ہے کہ جو نبی کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے ہمارے مجسٹریٹ (علمائے حق) صاحبان نے شریعتِ اسلامیہ ہی کے قانون سے دورِ حاضر کے منافقین کے سربراہوں کو کافر مرتد کہا ہے لہٰذا اب آپ کی پیشانی پر بل کیوں آ رہا ہے؟

آپ کا جوتا چوری ہو جائے تو آپ جوتا لے جانے والے کو بُرا کہیں گے، شراب پینے والے کو شرابی کہیں۔ زنا کرنے والے کو زانی کہیں اور سود خور کو سود خور کہیں اور جو آپ کی یا آپ کے پڑوس کی لڑکی یا بہن کو لے کر فرار ہو جائے تو خوب کھل کر اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ مگر نجد کے دیوانے، ابلیس کے جانشین عبداللہ ابن ابی کے چیلے ذوالخویصرہ کے ساتھی جب پیغمبر اسلام ﷺ یا دیگر انبیائے کرام کی شانِ اقدس میں گستاخی کریں تو آپ یہ فرمانے لگیں کہ

بھائی کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہئے ہم تو کافر نہ کہیں گے

آپ سے کون کہتا ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہئے لیکن جن لوگوں کے

بارے میں علمائے اہل سنت بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں جغادری کافر مرتد ہیں وہ بے ایمان مسلمان ہی کہاں رہے وہ تو اہانتِ رسول کر کے مرتد ہو گئے وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہو گئے۔ لہٰذا ان کو کافر کہنا اب کوئی جرم ہی نہ رہا۔

یہ تو ہم خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر نہ کہو ورنہ خود ہی کافر ہو جاؤ گے یہ تو قانون اسلام ہے اس سے انکار کس کو ہو سکتا ہے؟

آپ کا جملہ جو آپ بول رہے ہیں وہ تو سو فیصدی صحیح ہے لیکن جس جگہ آپ یہ فٹ کر رہے ہیں یہ سو فیصد غلط ہے۔

معاف کر دیجئے:۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جوتا چور یا کوئی اور جرم کرنے والا پولیس کے سامنے اقرار کرتا ہے کہ صاحب اب چھوڑ دیجئے اب وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسی حرکات نہ کروں گا تو داروغہ جی کا دل نرم ہو جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اچھا بھئی جاؤ مگر دیکھو آئندہ اس قسم کی غلطی نہ کرنا۔

اب چور صاحب جب باہر آئے تو کچھ دن تو سیدھے رہے اور پھر وہی ہاتھ پیر مارنے لگے پھر موقع پر لوگوں نے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ اب جو یہ تھانے پہنچے تو داروغہ جی حیرت سے ان کا منہ دیکھ رہے ہیں کہ ارے یہ تو وہی شخص ہے جو اس دن توبہ کر چکا ہے اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ اس قسم کی حرکتوں سے باز رہے گا چور صاحب داروغہ جی کو دیکھ کر گڑگڑانے لگے اور لگے ہاتھ پیر جوڑنے مگر داروغہ جی کو آج رحم نہیں آیا بلکہ پولیس والوں سے

مجسٹریٹ صاحب نے سزا دے دی اب یہ شامت کے مارے جیل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے لگے۔

اسی طرح:۔

اگر کوئی مرتد توبہ کر لے تو وہ بے شک مسلمان ہو جائے گا مگر پھر وہی حرکت کرنے لگے اور توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا ماننے لگے یا ان کو کافر مرتد سمجھنے سے انکار کرے تو پھر اُسی پر وہی حکم نافذ ہو جائے گا۔

دستورِ اسلام:۔

اسلام کا بھی اپنا ایک نکھرا ہوا دستور ہے جو قیامت تک تبدیل ہونے والا نہیں۔ شہنشاہِ کونین ﷺ کی بارگاہِ عالی میں سیدنا جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ پیام لائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (پ ۲۶۔ سورہ حجرات آیت ۲)

ترجمہ: ’’اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔‘‘ (کنز الایمان)

اس آیت میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر اپنی اواز

بلند نہ کرو مگر یار لوگ کھلے بند توہین رسول کرتے ہیں اور پھر چھاتی ٹھونک کر کہتے ہیں کہ ہم ہیں اسلام کے ٹھیکیدار۔

دوسرا قانون:۔

پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (سورۃ بقرہ آیت ۱۰۴ پارہ ۱)

ترجمہ: "اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ نبی کی بارگاہ میں ایسا لفظ بھی نہ بولو کہ جس سے دشمن کو توہین کرنے کا موقع ملے۔

تیسرا قانون:۔

تیسرا قانون ملاحظہ فرمایئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

(پ ۲۶ آیت ۴ سورہ حجرات)

ترجمہ: "بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔" (کنز الایمان)

قانونِ اسلام کی مندرجہ بالا دفعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ

پیغمبر اگر اپنے مکان میں تشریف فرما ہیں تو آواز دے کر مت بلاؤ اور اگر ایسا کیا جائے گا تو بے ادبی ہوگی۔

فیصلہ:۔

آپ نے قرآن عظیم کے تین قانون ملاحظہ فرمائے اب فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے اب آپ ہی قانون قرآن دیکھئے اور پھر دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارتوں سے ملایئے اور فیصلہ کیجئے کہ دیوبندی حضرات کی عبارتیں کس قدر بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں اگر آپ نے غیر جانبداری سے صحیح فیصلہ کیا تو ماننا پڑے گا کہ وہابیوں کی کتابوں میں توہین رسول کی بو آرہی ہے۔

ابلیس کی گولی:۔

اپنی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ابلیس نے ان نجد کے دیوانوں کو کون سی گولی کھلادی ہے جس کا نشہ ہزار بار جھنجھوڑنے پر بھی نہیں اُتر رہا ہے علمائے اہل سنت نے انجکشن پر انجکشن لگائے بلکہ بعض علمائے کرام خصوصا حضرت سیدی مخدومی شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو بڑے گہرے گہرے نشتر لگائے اور انجکشنوں کا تو شمار ہی نہیں مگر ان نجد کے دیوانوں کا عالم یہ ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

نجدی کیمپ:۔

نجدی کیمپوں میں تربیت پانے والے نئے نئے رنگروٹ شرک و

بدعت کے بنڈل لئے نکلتے ہیں اور سینہ تان کر کہتے ہیں کہ اس میں آپ کو کیا
اعتراض ہے ہمارے حضرت گنگوہی جی نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ
خدا کا جھوٹ بولنا[1] ممکن ہے (معاذ اللہ) میرا بھی ایک اسی قسم کے
رنگروٹ سے سامنا ہو گیا میں نے اس ظالم سے کہا کہ کیا اس کا چوری کرنا بھی ممکن
ہے تو بغلیں جھانکنے لگا مگر بے حیا اس قدر کہ برابر اپنی بات پر اڑا رہا اور آیت

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: ''اللہ ہر شے پر قادر ہے۔''

کا سہارا لے کر خدائے قدوس کے جھوٹ بولنے کو ممکن کہتا رہا۔ یہ
رنگروٹ میرا بہت قریبی عزیز ہے مگر میں اس کو کافر مرتد سمجھتا ہوں جس طرح
روزانہ مجھے آفتاب کے نکلنے پر یقین ہے اس سے کہیں زیادہ اس کے کافر مرتد
ہونے کا یقین ہے اس بے ایمان سے جب میری گفتگو ہوئی تھی تو اس وقت یہ
بہرائچ سے شرح جامی کا امتحان دے کر آیا تھا اور اب سنا ہے کہ دیوبند سے اپنی
ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے میرا اپنا ذاتی خیال ہے کہ یہ اپنے پیشواؤں
سے کہیں زیادہ خبیث نکلے گا اور اس کی آنتوں سے نکلنے والی بدبو سے سینکڑوں
میل دوری سے انسان کا دل و دماغ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔

یقین مانئے کہ یہ سطریں لکھتے وقت مجھے اس بے ایمان کے جملوں کا
تصور آ گیا ہے تو میرا بدن لرز اٹھا ہے کہ کس جسارت کے ساتھ میرے گھر کے

۱۔ دیکھو حوالہ براہین قاطعہ مصنف خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی ص ٦ چھاپہ
امداد پریس دیوبند

سامنے ہی فٹ پاتھ پر اُس نے اللہ تعالیٰ کے جھوٹ بولنے پر جرح کی تھی۔ دُعا
ہے کہ پروردگار عالم اس بلائے عظیم سے تمام مسلمانوں کو اور مجھ فقیر کو بھی محفوظ
رکھے۔ آمین

خطیب مشرق:۔

خدا تا دیر سلامت رکھے خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد
صاحب نظامی الہ آبادی کو جن کی روح پرور تقریر سے آج سارا ملک گونج رہا ہے
اپنے بیگانے سبھی اس بلبل رسول کی خطابت کا لوہا مان گئے ہیں ملک کے جس
گوشے میں بھی شیر دہاڑتا ہے تو نجد کے دیوانوں اور وہابیت کی لومڑیوں کی مٹی
پلید ہو جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ عشق رسول (ﷺ) کے حسین و جمیل ساغروں
سے اہل محفل مست و بے خود ہو جاتے ہیں۔

امکانِ کذب کے سلسلے پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ نظامی ارشاد
فرماتے ہیں۔

''درسِ نظامی کا مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات
و صفات دونوں میں قدیم ہے اس کی کوئی صفت ممکن ہو ہی نہیں سکتی ممکن تو
حوادثات کی صفت ہے نہ کہ قدیم کی۔ صفات باری تعالیٰ کی طرف امکانِ کذب
کی نسبت ہی غلط ہے علاوہ ازیں ''اللہ'' اس ذات واجب الوجود کو کہتے ہیں جو
مجمع جمیع صفات کمالیہ ہو شرح تہذیب کا پڑھنے والا طالب علم بھی اس قدر جانتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات ہیں وہ صفاتِ کمالیہ ہیں اور جھوٹ یہ صفتِ رذیل

ہے۔(نظامی)

علامہ نظامی کی تحریر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذات باری تعالیٰ کی طرف امکانِ کذب کی نسبت کرنا ہی غلط ہے۔ ناظرین غور فرمائیں کہ جو لوگ خدائے قیوم وقدیر کے جھوٹ بولنے کو ممکن کہہ رہے ہیں وہ حق پر ہیں یا جو سینہ سپر ہو کر ایسے نجس خیالوں کا ردّ بلیغ کر رہے ہیں وہ حق پر ہیں میرا اپنا خیال ہے کہ علامہ نظامی کی اس تحریر سے امکانِ کذب کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔

کاش کہ وہ لوگ بھی سمجھ جائیں

مسٹر مودودی:۔

جماعت اسلامی کے لیڈر مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی جن کی عبارت آپ پچھلی سطروں میں پڑھ چکے ہیں اب آئیے ان کی اور بھی تحریریں ملاحظہ فرمائیے کس قدر فریب دے رہی ہے یہ جماعت کہ بس خدا کی پناہ ایک طرف تو اسلام کا نعرہ اور دوسری طرف انبیائے کرام علیہم اسلام، صحابۂ کرام، تابعین واولیائے کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید لکھنے کا آرٹ اتنا خطرناک ہے جس کا جواب نہیں اپنی غلط بات کو ذہن میں اتارنا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے عوام اور ماڈرن طبقہ اس سے بے حد متاثر ہو رہا ہے۔

لیکن اہل علم پر یہ بات آفتاب سے زیادہ روشن ہو چکی ہے کہ اس زمانے میں کسی بھی غلط بات کو قلم کی طاقت سے سچ ثابت کرنا مسٹر مودودی کا ایک بہت بڑا فن ہے اور اس فن میں اس وقت ان کا کوئی حریف نہیں ہے مسٹر مودودی کی علمی فن کاری ملاحظہ فرمائیے پہلے تو یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ شہنشاہِ

کونین ﷺ نے دجال کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے آج احادیث کے صفحات اس سے بھرے ہوئے ہیں لیکن مسٹر مودودی کی جسارت ملاحظہ فرمائیے۔ (حوالہ ترجمان القرآن ماہ رمضان وشوال ۱۳۶۴)

''یہ کانا دجال وغیرہ افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں ہے اور ان میں سے کوئی خبر اگر غلط ثابت ہو جائے تو اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔''

نوٹ:۔ میں نے یہ حوالہ روزنامہ پیغام کانپور ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کالم...... سے لیا ہے۔

پیغمبر پر دوسرا حملہ:۔

آپ نے مسٹر مودودی کی عبارت پڑھی سوچئے قلم کے زور سے کس طرح نبی اکرم ﷺ کی باتوں کو جھٹلایا جا رہا ہے مودودی کہتا ہے کہ اگر دجال نہ نکلے تو اسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ اس تحریر کے پردے میں کھلی ہوئی اہانت رسول ہے اب دوسرا نشانہ ملاحظہ فرمائیے۔

(حوالہ ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

''حضور پاک کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید

۱۔ ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کے پیغام میں ڈاکٹر ایم اسحق کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مودودی کی خطرناک سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

دجال آپ کے عہد میں ہو جائے یا آپ کے بعد کسی
قریبی زمانہ میں ظاہر ہو جائے لیکن ساڑھے تیرہ سو برس
کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ
تھا اب ان چیزوں کو اس طرح نقل روایت کئے جانا گویا
یہ بھی اسلامی عقائد میں نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور
نہ اسے حدیث ہی کا مفہوم کہا جاسکتا ہے جیسا کہ میں
عرض کر چکا ہوں اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس
وگمان درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب
نہیں ہے۔"

نوٹ:۔یہ حوالہ بھی اخبار پیغام کانپور ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء میں سے لیا گیا ہے۔

قلم کی سحر کاری ملاحظہ کیجئے کہ کیسے خطرناک انداز میں بات کو دل میں بٹھانا چاہتا ہے آمنہ کے لال ﷺ کی توہین بھی کرتا جاتا ہے اور حمایت کے الفاظ بھی بول رہا ہے یہی وہ قلم کا فن ہے جس میں مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی کا کوئی حریف نہیں ہے۔

لیکن ہم کو افسوس تو ان سادہ لوح عوام پر ہے جو صرف جماعت کے ظاہری محاسن کو دیکھ کر ان کے ساتھ ہو گئے ہیں۔

فیصلہ کیجئے:۔

مسٹر مودودی کی تحریریں پڑھنے کے بعد فیصلہ کیجئے کہ اسلام سے کھلی

ہوئی بغاوت ہے یا نہیں۔اس قسم کی بکواس پڑھنے کے بعد کیا اب بھی آپ اس جماعت کی حمایت کریں گے؟ کیا اب بھی آپ یہی کہتے رہیں گے بھائی

کسی کو بُرا نہ کہو

نہیں نہیں مجھے یقین ہے کہ جماعت اسلامی کے ڈکٹیٹر کی خطرناک اور اہانت سے بھری ہوئی تحریروں کو پڑھنے کے بعد آپ اس کو کافر، مرتد عبداللہ بن ابی کا جانشین اور ابن تیمیہ جیسے خبیثوں کا ساتھی کہیں گے اور

بُرے کو بُرا کہیں گے

ایک اور جسارت:۔

مسٹر مودودی کی ایک اور خطرناک عبارت پڑھ لیجئے جو کہ انہوں نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھی ہے۔(حوالہ ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

"ان امور سے متعلق مختلف باتیں حضور سے احادیث
میں منقول ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جنہیں
کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔"

نوٹ:۔یہ حوالہ بھی روزنامہ پیغام کانپور ۲۵ اگست ۱۹۶۵ء سے لیا گیا ہے۔

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کے پیغام میں کوئی صاحب ہیں ڈاکٹر ایم الحق ان کا مضمون چھپا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے ابوالاعلیٰ مودودی کا بھانڈا پھوڑا ہے چونکہ وہ خود ڈاکٹر ہیں اس لئے بہترین نشتر لگائے ہیں جس سے مودودیت چیخ پڑتی ہے کاش اسی طرح اور لوگ بھی ڈاکٹر صاحب کی تقلید کریں تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ یہ صرف مولویوں کے جھگڑے نہیں بلکہ اس کا

حقیقت سے تعلق ہے اور عوام کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ توہین رسول کرنے
والے حضرات کو

کافر، مرتد کہنا برا نہیں

چور دروازہ:۔

مسٹر مودودی کی مندرجہ بالا تحریر کو بار بار پڑھئے اور اندازہ کیجئے کہ
مسٹر مودودی نے اسلام کی پیٹھ میں کتنا گہرا خنجر کھونپا ہے آپ ذرا سی توجہ فرمائیں
گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ابوالاعلیٰ مودودی نے ایک چور دروازہ کھول دیا
ہے کہ اسلامی تعلیمات کا کوئی قانون اگر کسی کے مزاج کے خلاف ہو تو وہ فوراً اس
قانون کو پیغمبر اسلام کا قیاس کہہ کر اُسے ٹھوکر مار دے۔

قرآن کا ارشاد:۔

پروردگار عالم نے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا ہے۔

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

ترجمہ: ''وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے وہ تو نہیں ہے مگر وحی الٰہی۔''

خدائے ذوالجلال نے یہ فرمایا کہ یہ نبی جو کچھ کہتے ہیں اپنی طرف
سے نہیں بلکہ یہ وحی الٰہی ہے اور مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی فرمانِ رسول کو قیاس کہہ کر
احادیث پر ضربیں لگا رہا ہے مودودی کی تحریروں کو جماعت اسلامی کے اراکین
بہت جلد قبول کر لیتے ہیں اراکین کا یہ مزاج جماعت اسلامی کے لٹریچر سے ہی بنا
ہے دوسرے کسی شخص کی بات سننے کی انہیں فرصت ہی کہاں ہے جماعت اسلامی
کے حضرات نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تنقید سے اگر کسی کی ذات بری ہے تو وہ صرف

اپنے لیڈر مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی کی ذات ہے۔
ان کے بعد سب پر تنقید[1] کا دروازہ کھلا ہوا ہے خواہ وہ خالق کائنات
جل جلالہٗ کی ذات پاک ہو چاہے آمنہ کے لال رحمۃ للعالمین ﷺ ہوں خواہ
دوسرے انبیائے سابقین علیہم السلام ہوں چاہے صحابہ تابعین و اولیاء اللہ ہوں خدائے
قدیر اس بلائے عظیم سے مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

تین منافق:۔

آیئے آپ کو تین منافقوں کا قصہ سناؤں جب شہنشاہِ کونین ﷺ
غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے صحابہ کرام کا لشکر ہمراہ تھا اس میں
عبداللہ ابن ابی کے چیلے بھی گھسے ہوئے تھے راستے میں دو منافقوں نے بکواس
کرنا شروع کی اور کہا کہ حضور (ﷺ) کا خیال ہے کہ ہم روم پر غالب آجائیں
گے۔ یہ بالکل غلط ہے تیسرا منافق خاموش تھا مگر دونوں کی باتیں سن کر ہنستا
تھا۔ کونین کے فرمانروائے اعظم عالم ماکان و مایکون ﷺ نے ان تینوں
رنگروٹوں کو بلایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ وہ مرتد بولے کہ
کچھ نہیں ہم تو راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کر رہے تھے۔

جبریل امین علیہ السلام کی آمد:۔

پروردگار عالم کا دریائے غضب جوش میں آگیا صاحب سدرۃ المنتہیٰ
سیدنا جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں تشریف لائے اور یہ آیات

۱۔ حوالے دیکھنے ہوں تو جماعت اسلامی عقل و استدلال کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

ربانی سنایا۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

(پ۱۰ ع۱۴)

ترجمہ: ''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر (کنز الایمان ص ۳۱۳)

آیت کریمہ کا شان نزول یہ کہہ رہا ہے کہ منافقوں نے جو بکواس کی اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ناظرین غور فرمائیں کہ منافقوں نے صرف یہ کہا تھا کہ حضور کا خیال ہے کہ ہم روم پر غالب آجائیں گے یہ غلط ہے۔

صرف اسی گفتگو پر عتاب الٰہی نازل ہو گیا اور منافقوں کا جنازہ نکل گیا ان منافقوں کے مقابلے میں آج کل کے دیوبندی[1] تبلیغی وہابی اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ کی توہین آمیز عبارتیں بہت سخت ہیں لہٰذا ان کے ماننے والے حضرات کو غور کر لینا چاہئے کہ وہابی مولویوں کا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔

خوش نصیب:۔

یہاں پر یہ تذکرہ کر دینا بھی ضروری ہے کہ دونوں منافقوں کی گفتگو

۱۔ تقویۃ الایمان مصنف دیوبندیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی عبارت نبی کو خود علم غیب ہے یا یوں جانے کہ خدا کے بتانے سے علم غیب ہے اور دونوں طرح شرک لازم آتا ہے۔

سن کر جو ہنستا تھا ان صاحب کو توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی تھی اور وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے توبہ کرنے کے بعد انہوں نے دُعا کی تھی اے پروردگار عالم مجھے ایسی موت عطا فرما کہ کوئی غسل وکفن[1] دینے والا نہ ہو چنانچہ ان کی یہ دُعا قبول کی گئی اور ان کی لاش غائب ہوگئی اللہ تعالیٰ ان بزرگ کے صدقے میں ہم گناہگاروں پر بھی رحم فرمائے۔

آج بھی:۔

آج بھی اس کی مثالیں موجود ہیں کہ بڑے بڑے وہابی مرتدین بے توبہ مر گئے کیوں؟ اس لئے کہ وہ توہین رسول ﷺ کے مرتکب ہو چکے تھے لیکن ان کے بعض نام لیوا جنہوں نے توہین رسول نہ کی تھی توبہ کر کے مسلمان ہو گئے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس کے منہ سے توہین کے الفاظ نکل گئے وہ توبہ کر ہی نہ سکا۔

تبلیغی جماعت:۔

پچھلی سطروں میں عرض کر چکا ہوں کہ آج کل فتنہ قادیانیت تبلیغی جماعت کا روپ اختیار کر چکا ہے اور یہ جماعت ابن عبدالوہاب نجدی کے عقیدوں کو پھیلا کر مسلمانوں میں اختلاف کا بیج بو رہی ہے جس کے خطرناک نتائج ظاہر ہو چکے ہیں مدارس کی تبلیغی جماعت نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس کا نام پاکیزہ خواب رکھا ہے۔

۱۔ نور العرفان ص ۳۱۳ از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کتاب کیا ہے بس یہ سمجھ لیجیے کہ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا
بہترین آلہ ہے اس فتنہ پرور کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"ڈوبتا آدمی کہے یا عبدالقادر جیلانی اغثنی یعنی اے
عبدالقادر جیلانی میری فریاد سنئے مجھ کو ڈوبنے سے
بچائیے یا کوئی عورت کہے اے عبدالقادر جیلانی مجھے بچہ
دیجئے اور کوئی کہے کہ مجھے روزی دیجئے اور جو محرم کے مہینے
میں یا حسین کہہ کر اپنی مرادیں' منتیں امام حسین علیہ السلام کے
سامنے پیش کرتے ہیں یہ سب حرام اور شرک ہے۔"

(کتاب ص ۱۹)

نوٹ:- یہ حوالہ میں نے جام نور کلکتہ دسمبر ۱۹۶۷ء ص ۲۵ سے لیا ہے۔

تلوارِ عالمگیر:-

تبلیغی جماعت کی اس شرارت آمیز عبارت پر گفتگو کرنے سے قبل
میں آپ کو یہ بھی باور کرادوں کہ دہلی لال قلعہ میں تاریخی چیزوں کی نمائش گاہ میں
ایک تلوار رکھی ہے جو سیدنا عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے میں نے خود اس کی دو بار
زیارت کی ہے دستہ پر لکھا ہوا ہے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

اب میں تبلیغی جماعت کے پیشواؤں سے پوچھتا ہوں کہ تم بتاؤ
حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کو کیا کہتے ہو؟ تلوار پر لکھی ہوئی عبارت ان کے عقیدے

کا پتہ دے رہی ہے۔

تبلیغی جماعت کے اراکین اور ان کے سربراہوں کی سب سے بڑی
شقاوت یہ ہے کہ قرآن کی وہ ساری آیتیں جو بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں
ان لوگوں نے انہیں انبیائے کرام اور اولیائے کرام پر چسپاں کر دیا ہے ان کے
سب سے بڑے پیشوا شری ابن عبدالوہاب نجدی نے بھی یہی کیا تھا کتاب
التوحید اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے اور تقویۃ الایمان جو کہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھی
ہے اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے۔

تبلیغی جماعت کے لئے لمحہ فکریہ:-

تبلیغی جماعت کے اراکین نے کتابچہ تو شائع کر دیا اور اس کی
عبارت آپ حضرات نے بھی پڑھ لی اب میں جماعت کے سربراہوں سے
اپیل کرتا ہوں کہ ذرا تم اس کا بھی فیصلہ کرو کہ مرثیہ گنگوہی ص ۷ پر مولوی محمود حسن
صاحب نے جو یہ شعر لکھا ہے کہ

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

اس شعر میں کون[1] سی حاجتیں طلب کرنے کی تمنا کی گئی ہے تمہارے
کتاب کے فتوئی کی رو سے مولوی محمود حسن کا ٹھکانا کہاں ہوگا۔

۱۔ جس حاجت کو رب بھی پورا نہ کر سکتا ہو جبھی تو رشید احمد کے مرنے کے بعد خدا سے
دریافت کیا جا رہا ہے۔

علامہ امام ابوصیری رحمۃ اللہ علیہ :-

علامہ امام ابوصیری رحمۃ اللہ علیہ آج سے صدیوں پہلے گزرے ہیں جن کا قصیدہ بردہ شریف عالم اسلام میں ہمہ گیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ علامہ نے قصیدہ میں جو موتی بکھیرے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ایک شعر پیش کر رہا ہوں ملاحظہ فرمایئے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

سواك عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: ''اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں۔

تبلیغی جماعت کے مذہب میں یہ شعر تو یقیناً شرک اکبر ہوگا کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعانت طلب کی جا رہی ہے اور وہ بھی ایسے الفاظ میں۔

حد ہوگئی:-

حد ہوگئی کہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں تو یہ لکھتے ہیں کہ

''اولیاء و انبیاء امام و امام زادہ پیر و شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم

ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے۔'' (تقویۃ الایمان ص ۵۳)

پیغمبر کے بارے میں اسمٰعیل دہلوی کی تحریر پڑھ کر اندازہ لگایئے کہ اس شرارت آمیز عبارت سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوگا یا اتحاد اور دیوبندی حضرات جب اپنے بزرگوں کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو ہر طرف سے آنکھ بند کر کے جو چاہتے ہیں لکھ مارتے ہیں چنانچہ گنگوہی جی کے مرنے پر جو مرثیہ لکھا گیا اس کے سرورق کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

''حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ''

(مرثیہ گنگوہی شائع کردہ دیوبند)

اور جب ان حضرات کے قلم کے نشانے میں پیغمبروں کی ذات گرامی آجاتی ہے تو لکھتے ہیں۔

''جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔''

(تقویۃ الایمان ص ۵۵)

ان نجد کے متوالوں کی کس کس بات پر تبصرہ کیا جائے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ سانپ گزر گیا لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ ہے یعنی لکھنے والے مر کر مٹی میں مل گئے اب ان کو برا کہنے کی کیا ضرورت ہے تو میں ادب سے گزارش کروں گا کہ حضرت مرنے والے تو مر گئے مگر ان کا فتنہ تو زندہ ہے کتابیں برابر شائع ہو

رہی ہے اور وہ گمراہ کن عبارتیں موجود ہیں اس کے علاوہ نئی نئی کتابوں میں بکواس
کی جارہی ہے جیسا کہ تبلیغی جماعت کے کتابچہ کی عبارت آپ نے پڑھی لہٰذا
جب دشمن پوری قوت کے ساتھ محاذ جنگ کھولے ہوئے تو ہمارا بھی فرض ہے کہ
شیطان کے سیاہ لشکر کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اگر آپ خطرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے
تو کم سے کم محاذ پر لڑنے والے مجاہدین کی پیٹھ میں خنجر تو نہ کھونپئے ظاہر ہے کہ
جب منافقین اپنی شرارت آمیز بولی سے ہمارا جگر چھلنی کریں گے تو ہم بھی ان کی
اصل شکل قوم کے سامنے پیش کریں گے نجدی حضرات اسلام کا چولا جو اوڑھے
ہوئے ہیں ہم اس کو اتار کر تار تار کریں گے اب ایسی حالت میں آپ ہم سے
کیوں کہتے ہیں۔

کسی کو بُرا نہ کہو

دل میں درد:۔

اگر آپ کے دل میں درد ہے تو آپ کا فرض یہ ہے کہ توہین کرنے
والوں کو سمجھائیں کہ وہ اس قسم کی شرارتوں سے باز آئیں اور تمام توہین آمیز کتابوں کو
دریا برد کر دیں اور ان عبارتوں سے نفرت و بیزاری کا اعلان کریں اور ان کتابوں
کے لکھنے والوں کو کافر، مرتد کا فتویٰ دیں اگر آپ ایسا کریں تو بلاشبہ آپ کا یہ اقدام
مسلم قوم کے لئے باعث فخر ہوگا اور آنے والی نسلیں آپ کے گن گائیں گی۔

یزید پلید:۔

یزید پلید کو مر کر مٹی میں ملے ہوئے آج صدیاں گزر چکی ہیں لیکن اس

کی شرمناک حرکتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کو برے انداز ہی میں یاد کیا
جاتا ہے یہ الگ بات ہے کہ ہر زمانے میں ہر شخص کے کچھ نہ کچھ حمایتی ہوئے
ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ یزید کی خباثتوں کے پیش نظر اس کو بُرا کہنے والے تو
بہر حال حق بجانب ہیں کیوں کہ اس ظالم نے کام ہی ایسے کئے ہیں کہ اس کو بُرا
کہنا ہی پڑتا ہے۔

ہاں جو یزیدی ہیں وہی اس کو رحمۃ اللہ علیہ اور جانے کیا کیا[1] کہتے ہیں اب
اگر ہم ایسے لوگوں کو یزیدی کہیں تو آپ کے پیٹ میں کیوں درد ہو رہا ہے نہ یہ
یزید کی حمایت کرتے اور نہ ان کو یزیدی کہا جاتا۔ آپ غور فرمائیں کہ کوئی آپ
کے باپ دادا کو بُرا کہے تو آپ مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور جس نے
ہمارے مذہبی رہنما حضرت سیدی مخدومی حضرت امام حسین رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کرایا
ہم اس کو بُرا کہیں تو آپ ہم کو ہی فسادی اور جھگڑیلو کہیں آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے؟
دیکھئے آدمی اپنی حمایت سے پہچانا جاتا ہے جو یزید خبیث کی حمایت کرتے ہیں
اس کو رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المومنین کہتے ہیں ان سے ہمارا اتحاد نہیں ہو سکتا یہ بالکل
ناممکن ہے ایسے تمام لوگوں سے سنی مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔
بہر حال آپ کو ماننا پڑے گا جو جیسا ہوتا ہے اس کو ویسا ہی کہنا یہ کوئی
بُری بات نہیں ابو جہل کافر تھا ابولہب کافر تھا۔ عاص بن وائل کافر تھا لہٰذا ان
لوگوں کو کافر ہی کہا جائے گا۔ عبداللہ بن ابی، ذوالخویصرہ مرتد تھے لہٰذا ان کا جب
بھی تذکرہ ہوگا ان کو مرتد ہی کہنا پڑے گا جو ان مرتدوں کے ماننے والے

۱۔ دیکھو کتاب امیر معاویہ اور یزید مصنف محمود احمد عباسی دیوبندی ۲ رشید ابن رشید وغیرہ

رنگروٹ ہیں ہم انکو بھی مرتد ہی کہیں گے جس طرح سرورِ کونین ﷺ کے زمانے میں منافقوں کو پہچانا جاتا تھا اسی طرح آج بھی پہچانئے فرق یہ ہے کہ آج سلطان کونین ﷺ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں اس زمانے کے منافق پیٹھ پیچھے توہین آمیز جملے بولتے تھے بلکہ ذوالخویصرہ نے تو سرکار کے سامنے ہی بے ادبی کے الفاظ استعمال کیئے تھے جس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلوار نکال لی تھی اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

چھوڑ دو زمانہ آخر میں اس کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی نماز روزوں سے تم اپنی نماز روزوں کو حقیر جانو گے حالانکہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔

قربان جایئے عالم ماکان و مایکون ﷺ کے کہ آج حرف بہ حرف اس پیشین گوئی کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

آج وہابی دیوبندی تبلیغی فرقہ کے لوگ اپنی کتابوں میں اہانت رسول کر کے غلامانِ مصطفےٰ کے لوگوں کو گھائل کر رہے ہیں حد ہوگئی کہ امام الخوارج ابن تیمیہ خبیث کو رحمتہ اللہ علیہ لکھا جانے لگا ہے اور سیدنا حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ پر تنقید کی جارہی ہے۔ یہ قیامت نہیں تو اور کیا ہے ڈرتا ہوں کہ یہ ظالم ابوجہل و عبداللہ بن ابی کو مسلمان نہ کہنے لگیں کیونکہ ان کا قلم تو ایک بے لگام شرابی کی طرح چل رہا ہے جس کے نشانے پر سبھی آرہے ہیں جس طرح ایک بدمست شرابی چوراہے پر کھڑے ہو کر گالیوں کا بنڈل بکھیرتا ہے اور اس کو قطعی اس کا لحاظ

نہیں ہوتا کہ میری زبان کے نشانے پر کون آرہا ہے۔

بالکل اسی طرح:۔

یقین مانئے بالکل اسی طرح ابلیس کے جانشین عبداللہ بن ابی کے چیلے، ابن عبدالوہاب نجدی کے شاگرد اور ابن تیمیہ خبیث کے ساتھی جب زبان کھولتے ہیں تو کبھی ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کا فتویٰ صادر کردیتے ہیں کبھی امام الانبیاء سرورکونین ﷺ کو نشانہ بناتے ہیں کبھی صحابہ کا جگر چھلنی کرتے ہیں تو کبھی ازواج مطہرات کی بارگاہ گرامی میں زبان درازی کا بدترین مظاہرہ کرتے ہیں۔

گھائل فریادی:۔

جماعت اسلامی کے لیڈر مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی نے اب تک اسلام کو جو نقصان پہنچایا ہے شاید اس کی تلافی صبح قیامت تک بھی نہ ہو سکے گی ازواج مطہرات کی شان میں انہوں نے جو بکواس کی ہے اس کی نشاندہی کراتے ہوئے ایڈیٹر شہاب لاہور نے ٹھیک ایک گھائل فریادی کی طرح آواز دی ہے کاش ان کی آواز پر سارے مسلمان بیدار ہو جائیں اور شیطان لعین کے تمام جانشینوں کو اوران کی جماعتوں کو ہمیشہ کے لئے زندہ درگور کرنے کے لئے علمائے اہلسنت کے شانہ بشانہ مل کر کام کریں۔ باطل فرقے بظاہر آج اپنی کامیابی پر بہت خوش ہیں لیکن ان کو پتہ اس وقت چلے گا جب موت کا فرشتہ ان کی زندگی کی آہنی دیوار کو مسمار کردے گا۔ سوچئے تو سہی کہ جس پیغمبر کی بارگاہ گرامی میں زور سے بولنے

کی اجازت نہیں۔ مکان کے اندر ہوں تو آواز دے کر بلانے میں بے ادبی ہو
اور ایسا لفظ بھی بولنے کی اجازت نہیں کہ اس کا سہارا لے کر دشمن توہین کا پہلو
تلاش کرنے لگے تو کھلی ہوئی توہین کرنے کی اجازت کہاں سے ہو سکتی ہے۔
پچھلی سطروں میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس عقیدے پر آپ دنیا میں ہیں اسی
عقیدے پر قبر میں اور حشر میں اٹھایا جائے گا۔

لہٰذا آپ کو دنیا میں اپنے عقیدے کو سنوارنا ہے اور اس پر تعظیم نبی
ﷺ کے رنگا رنگ پھولوں کے ہار ڈالنا ہے۔ جس سے آپ کی قبر بھی مہک اٹھے
اور حشر کے دن بھی آسانی سے پہچانا جاسکے کیا خوب فرمایا ہے حضرت علامہ ارشد
القادری صاحب نے

نہ ہو گر داغ عشق مصطفٰے کی چاندنی دل میں
غلام باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

شاہکار:۔

آج کل جگہ جگہ نمائش لگتی ہے آپ نے بھی نمائش دیکھی ہوگی جہاں
ہر چیز بڑے قرینے سے رکھی جاتی ہے نہایت عمدہ عمدہ چیزیں نظروں سے گزرتی
ہیں دل چاہتا ہے کہ بس سب خرید ہی لے لیکن ہر شخص اپنی بساط کے مطابق ہی
مال خریدتا ہے۔ کچھ حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو صرف نمائش دیکھنے جاتے
ہیں کچھ خرید نہیں سکتے۔

کیوں؟

اس لئے کہ ان کی آمدنی اس کی اجازت نہیں دے رہی ہے نمائش
میں جانے والا انسان خوب ادھر ادھر گھوم پھر کر مخلوق کی صناعی دیکھتا ہے اور داد و
تحسین دیتا ہوا آگے بڑھتا ہے ذہن میں کسی نہ کسی چیز کا خیال جم جاتا ہے جس کو
یہ بھلا نہیں سکتا۔ وہ ہر چیز دیکھتا ہے مگر اپنی پسندیدہ چیز کے تصور میں گم ہے گویا وہ
تمام نمائش گاہ میں اپنی پسند کی ہر چیز کو ایک شاہکار سمجھتا ہے۔

اسی طرح محض سمجھانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس دنیا کو خدائے
قدیر نے پیدا فرمایا آسمان کا شامیانہ اور زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چاند و سورج
اور ستاروں سے سجایا کائنات کی ہر چیزیں خود اپنے معبود حقیقی کے وجود کا اعلان
کر رہی ہیں۔

آپ کا یہ عالم جس میں آپ بستے ہیں جس کو دنیا کہتے ہیں اور بھی
بہت سے عالم ہیں جنہیں رب تعالیٰ جانے اور اس کے بتانے سے سرور کونین
علیہ الصلوٰۃ والسلام جانیں۔

دنیا ہی میں آپ دیکھیں کہ آسمان، چاند، سورج، ستارے، پہاڑ،
سمندر، دریا، چمن، جنگل اور نہ جانے کیا کیا ہے۔ یہ سب آپ دیکھیں اور اس کو
ایک نمائش گاہ تصور فرمالیں۔ دنیا کے حالات اور اس کی چیزوں کا مشاہدہ کرنے
کے بعد عالم جنات پر نظر دوڑائیے اور ان کی طاقت کا اندازہ لگائیے پھر فرشتوں
پر نظر ڈالئے اور آگے بڑھئے تو انبیائے کرام علیہم السلام پر نظر پڑے گی کبھی تو آپ جلال
موسوی کا چرچا سنیں گے تو کبھی حسن یوسف کا غلغلہ آپ کو دعوت نظارہ دے گا تو

کبھی صبر ایوب پر آنکھیں اشک بار ہو جائیں گی کبھی داؤد علیہ السلام کی ترنم خیز آواز کا تذکرہ سنیں گے۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں ایک سے ایک حسن و جمال والے آپ کو نظر آئیں گے لیکن جب آپ کی نظر آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر پڑے گی تو آپ حیرت سے دیکھتے رہ جائیں گے۔ ان کے معجزات، ان کا اخلاق، ان کا رحم و کرم، نورانیت و بشریت، عبادت و ریاضت، واقعہ معراج، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، اشارے سے سورج کا واپس ہونا، چاند کا شق ہونا، جانوروں کا فریاد کرنا، ایک پیالے دودھ سے ستر صحابہ کو سیراب کر دینا۔ تھوڑے آٹے اور گوشت سے ہزاروں کا پیٹ بھر دینا جب ان حیرت انگیز چیزوں پر آپ کی نظر پڑتی ہے تو نظر یہیں رک جاتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خدائی میں اس کی ساری مخلوق میں سب سے اعلیٰ اور نفیس مخلوق اور اس نمائش گاہ عالم میں قدرت کے

شاہکار

ہیں جناب رحمۃ للعالمین ﷺ اور بے ساختہ یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قدرت الٰہیہ کے عظیم شاہکار ہیں۔ اب یہ بات آپ کے ذہن میں اتر چکی ہوگی کہ جو جیسا ہے اُس کو ویسا ہی کہنا پڑے گا۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا لہٰذا ان کو حضرت کلیم اللہ کہا جاتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ اور میرے سرکار کو حبیب اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

ٹائٹل:۔

غرض یہ کہ جو جس کا ٹائٹل اس کو اسی سے خطاب کیا جاتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ کافر کو کافر اور مرتد کو مرتد نہ کہا جائے۔ ماننا پڑے گا کہ

بُرے کو
بُرا کہنا
صحیح ہے

اور

عوام کی بولی کہ بھائی کسی کو بُرا نہ کہو کسی کو کافر نہ کہو۔ بالکل غلط اور باطل ہے یہ فریب ہے، دھوکہ ہے، چار سو بیسی ہے لہٰذا اس جملہ سے پرہیز کیجئے اور

بُرے کو
بُرا کہیے
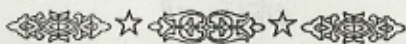
فن شاعری

اور

حسّان الہند

حدائق بخشش پر فنی، تحقیقی اور منفرد دستاویز

مصنف
علامہ عبدالستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی نوری

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
لاہور، پاکستان